قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 02 فروری 2022ء | 29 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 02 تبلیغ 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:28

فرمانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِیْقِ فَاَخَذَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ

(صحیح بخاری، کتاب المظالم باب من اخذ الغصن۔۔۔۔ حدیث 2472)

ترجمہ: ایک شخص راستہ میں جارہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرما کر اسے بخش دیا۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

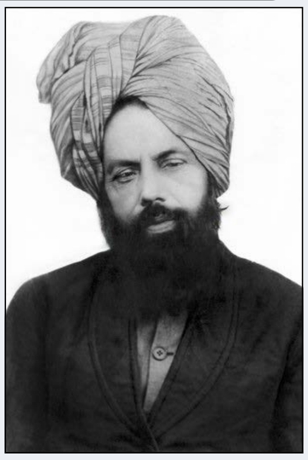

حمد کا حقیقی مطلب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی عربی تصنیف کرامات الصادقین، میں فرماتے ہیں جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

’’حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم وتکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔ اور کامل ترین حمد ربّ جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ ربّ ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر، حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور یہ امر فصیح و بلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔ اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے۔ چونکہ کفار بلاوجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کا لفظ اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخرشماری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رزاق متولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔‘‘

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 107۔ 108 بحوالہ اردو ترجمہ از الاسلام ویب سائٹ خطبہ جمعہ یکم اگست 2003ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ﴿۲۴﴾

(الشوریٰ: 24)

ترجمہ: اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر شکر گزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکر گزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکر گزاری کرتا ہے۔ پھر شکر گزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکر گزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکر گزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت وسکون سے بھی شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکر گزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں شکر گزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تَر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکر گزاری حقیقی رنگ میں شکر گزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکر گزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکر گزار ہو گے تو لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ مَیں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر
- خلفائے احمدیت کی تحریکات

دربارِ خلافت

حدیثوں میں تو پہلے سے ہی حلیہ موجود ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی بیعت 1905ء کی ہے، لکھتے ہیں کہ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے حضرت منشی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کئے ہوئے تھے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے فوت ہونے کے بعد مکرمی معظمی قاضی زین العابدین صاحب نے کئی بار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر کشف قبور کے طریق پر مراقبہ کیا۔ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی کی آپ کو زیارت ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیوں کیا چاہتے ہو؟ قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یادِ الٰہی! میرے مرشد فوت ہو گئے ہیں۔ اتنا لفظ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت غائب ہو گئی۔ پھر قاضی صاحب وہاں سے واپس آ گئے۔ پھر دو تین روز گئے، ویسا ہی عمل کیا، مراقبہ کیا، قبر پر بیٹھ کر دعا کی۔ پہلے کی طرح پھر حضرت مجدد الف ثانی کی شکل سامنے آئی اور دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟ پھر قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یادِ الٰہی! (یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق) اور ساتھ لگتے ہی عرض کی، اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں میں نے اُن کو عرض کیا کہ کیا میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پاس جاؤں۔ حضرت مجدد صاحب نے فرمایا کہ وہاں تمہاری تسلی نہ ہو گی۔ اتنا کہہ کر وہ شکل پھر غائب ہوگئی۔ پھر کچھ دن کے بعد قاضی صاحب قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جا کر رہے۔ فرماتے تھے کہ جو مزہ حضرت منشی احمد جان صاحب کی مجلس میں ہمیں ملتا تھا وہ قادیان میں میسر نہ تھا۔ وہاں کچھ اُن کو پہلے جو عادت تھی، کہتے ہیں مجھے مزہ نہیں آیا۔ حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے فرمانے کے مطابق ہماری تسلی نہ ہوتی تھی۔ خیر کئی بار قادیان جا کر ہفتہ ہفتہ رہ کر آتا تھا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی حالات کو ہی دیکھ کر لوگوں کی بیعت لینا چھوڑ دی تھی اور جو کوئی آتا اُس کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اب جس کو یادِ الٰہی کا شوق ہو وہ قادیان مرزا غلام احمد کے پاس جائے۔ 1885ء میں ان کی وفات ہوگئی تھی۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حج کے وقت دعا کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ منشی احمد جان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو اَن ہوند کے تھے۔ (جب کوئی نہیں تھا تو ہم تھے)۔ ہم تو مخلوقِ خدا کو ایک ایک قطرہ دیا کرتے تھے مگر یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسا عالی ہمت پیدا ہوا ہے کہ اس نے تو چشمہ پر سے پتھر ہی اُٹھا دیا ہے۔ اب جس کا جی چاہے سیر ہو کر پیئے اور ساتھ ہی یہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں فرمایا کرتے تھے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لدھیانہ آنے سے قبل ہی آپ نے اپنے مریدوں سے فرما دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب لدھیانہ آنے والے ہیں، ہم بھی اُن کو ملنے کے واسطے اسٹیشن پر جائیں گے۔ میں جن کی طرف اشارہ کروں تم سمجھ لینا کہ وہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آپ کو اپنے مریدین نے کہا کہ جب حضور نے ان کو دیکھا ہی نہیں (یعنی آپ نے دیکھا ہی نہیں) تو آپ پھر کیسے بتلا دیں گے کہ فلاں شخص ہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ حدیثوں میں تو پہلے سے ہی حلیہ موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اسٹیشن لدھیانہ پر آ کر اُترے اور بہت مخلوق کے درمیان آپ چلے آ رہے تھے اُس وقت آپ نے اپنے مریدین سے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ شخص مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے قریب آئے تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کی عقیدت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت اقدس کی مجلس کا جو رنگ مجھ پر چڑھا، پہلے تو یہ مجلس پسند نہیں آ رہی تھی لیکن اُس کے بعد، بیعت کرنے کے بعد جب رنگ چڑھا تو پھر پہلی مجلسوں کا جو رنگ تھا وہ پھیکا نظر آنے لگا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 11 صفحہ 355 تا 358 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی طرح ایمان و یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم میں سے ہر ایک میں وہ رنگ چڑھ جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں چڑھانا چاہتے تھے اور جس کے چڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی ہم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 7/ دسمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

غزل

یہ خواب سا منظر میں یونہی یاد رکھوں گا
ہونٹوں سے ترے نام جو اپنا میں سنوں گا

بے لوث محبت نے مجھے جینا سکھایا
ہر دم میں تری دل سے اطاعت ہی کروں گا

یہ دل کا خزینہ ہے مجھے جان سے پیارا
جاں دے کے بھی میں اس کی حفاظت ہی کروں گا

اس جنگ میں ہاریں گے عدو مجھ کو یقیں ہے
میں اپنے قلم سے ترے دشمن سے لڑوں گا

ہو تیرا ہی سایہ مرے دل اور جگر پر
واللہ! میں ہر آن ترے ساتھ چلوں گا

تو میرا ہوا ہے خوشا! میں تیرا ہوا ہوں
یہ بات بصد فخر میں ہر اک سے کہوں گا

دنیا کو بھلا کر میں ترے ساتھ ہوا ہوں
میں تیری رفاقت میں جیوں اور مروں گا

فہیم احمد۔ میانمار (برما)

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 28

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

حلال و حرام

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیا گر ہیں۔ کہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(حصہ 1)

حلت و حُرمت کا دائمی اصول

- یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۲۰﴾

(البقرہ : 220)

وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ تجھ سے (یہ بھی) پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دے کہ (ضروریات میں سے) جو بھی بچتا ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم تفکّر کرو۔

اللہ کے رزق سے کھاؤ پیو

- وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَہُمۡ ؕ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۶۱﴾

(البقرہ :61)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگاؤ۔ تب اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پانی پینے کی جگہ معلوم کر لی۔ اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فسادی بنتے ہوئے بدامنی نہ پھیلاؤ۔

اللہ کے رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ

- وَ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡۤ اَنۡتُمۡ بِہٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾

(المائدہ :89)

اور اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا حلال (اور) پاکیزہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

- کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَ لَا تَطۡغَوۡا فِیۡہِ فَیَحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَ مَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡہِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ ہَوٰی ﴿۸۲﴾

(طٰہٰ :82)

جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے طیّب چیزیں کھاؤ اور اس بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو تو وہ یقیناً ہلاک ہوگیا۔

کھانے پینے میں پاکیزہ صفائی کا حکم

- قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِہٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ ہِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا خَالِصَۃً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

(الاعراف: 33)

تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تُو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصۃً (بلاشرکتِ غیرے صرف انہی کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

پاکیزہ چیزیں کھاتے وقت اللہ کا تقوی مدنظر رہے

- لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۹۴﴾

(المائدہ: 94)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر (مزید) تقویٰ اختیار کریں اور (مزید) ایمان لائیں۔ پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

خبیث چیز کو طیب کے تبادلہ میں نہ لو

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡکُمۡ ۟ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۳۰﴾

(النساء : 30)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو۔ ہاں اگر وہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حلال کو حرام نہ ٹھہراؤ

- یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۸۸﴾

(المائدہ: 88)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اُن پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں حرام نہ ٹھہرایا کرو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

کھانے پینے میں میانہ روی کی تعلیم

- یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۲﴾

(الاعراف :32)

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

خرچ میں میانہ روی

- وَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَ کَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۸﴾

(الفرقان :68)

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

قحط اور سخت دنوں کی خاطر پس انداز جمع کرنے کی تاکید

- قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡہُ فِیۡ سُنۡۢبُلِہٖۤ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۴۸﴾
- ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ سَبۡعٌ شِدَادٌ یَّاۡکُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَہُنَّ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۹﴾

(یوسف 48-49)

اس نے کہا کہ تم مسلسل سات سال تک کاشت کرو گے۔ پس جو تم کاٹو اسے اس کی بالیوں میں رہنے دو سوائے تھوڑی مقدار کے جو تم اس میں سے کھاؤ گے۔ پھر اس کے بعد سات بہت سخت (سال) آئیں گے جو وہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے آگے بھیجا ہوگا سوائے اس میں سے تھوڑے سے حصہ کے جو تم (آئندہ کاشت کے لئے) سنبھال رکھو گے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر

قسط 19

ارشادات برائے ہندوستان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- مولوی جان محمد صاحب مدرس ڈسکہ نے سوال کیا کہ حضور آپ کی بیعت کرنے کے بعد پہلی بیعت اگر کسی سے کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں ؟

حضرت حجۃاللہ نے فرمایا:’’جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو تب بھی وہ حقائق اور معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالیٰ یہاں ظاہر کر رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے، صرف مسیح موعود ہی کی بیعت کو قائم رکھا ہے جو خاتم الخلفاء ہو کر آیا ہے۔

ہندوستان میں جس قدر گدیاں اور مشائخ اور مرشد ہیں سب سے ہمارا اختلاف ہے۔ بیعت دینی سلسلوں میں ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ ان لوگوں کا ہمارے مسائل میں اختلاف ہے اگر ان میں سے کسی کو شک ہو کہ وہ حق پر ہیں تو ہمارے ساتھ فیصلہ کر لیں۔قرآن شریف کو حکم ٹھہرائیں۔ اصل یہ ہے کہ اس وقت سب گدیاں ایک مردہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور زندگی صرف اسی سلسلہ میں ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر قائم کیا ہے۔ اب کیسا نادان ہو گا وہ شخص جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں زندگی طلب کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا تھا کہ ایک زمانہ فیج اعوج کا ہو اور اس کے بعد ہدایت کا بہت بڑا زمانہ آوے۔ چنانچہ ہدایت کے دو ہی بڑے زمانے ہیں جو دراصل ایک ہی ہیں مگر ان کے درمیان ایک وقفہ ہے اس لیے دو سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اور دوسرا مسیح موعود کا زمانہ اور مسیح موعود کے زمانہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی دوسرے کی بیعت کب جائز ہو سکتی اور قائم رہ سکتی ہے یہ اس شخص کا زمانہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اب اس کی بیعت کے سوا سب بیعتیں ٹوٹ گئیں۔

(ملفوظات جلد2صفحہ 294-295ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- اگر چہ ہمارے نزدیک اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات : 14) ہی ہے اور ہمیں خواہ مخواہ ضروری نہیں کہ ترکوں کی تعریف کریں یا کسی اور کی، مگر سچی اور حقیقی بات کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔ ترکوں کے ذریعہ سے اسلام کو بہت بڑی قوت حاصل ہوئی ہے۔ یہ کہنا کہ وہ پہلے کافر تھے یہ طعن درست نہیں۔ کوئی دو سو برس پہلے کافر ہوا، کوئی چار سو برس پہلے یہ کیا ہے؟ آخر جو آج سید کہلاتے ہیں کیا ان کے آباؤ اجداد پر کوئی وقت کفر کی حالت کا نہیں گزرا؟ پھر ایسے اعتراض کرنا دانشمندی نہیں ہے۔

ہندوستان میں جب یہ مغل آئے تو انہوں نے مسجدیں بنائیں اور اپنا قیام کیا۔ اَلنَّاسُ عَلیٰ دِیۡنِ مُلُوۡکِھِمۡ کے اثر سے اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ اور اب تک بھی حرمین شریفین ترکوں ہی کی حفاظت کے نیچے خدا نے رکھی ہوئی ہیں۔غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ نے دو ہی گروہ رکھے ہوئے ہیں۔ ایک ترک دوسرے سادات۔ ترک ظاہری حکومت اور ریاست کے حقدار ہوئے اور سادات کو فقر کا مبدء قرار دیا گیا؛ چنانچہ صوفیوں نے فقر اور روحانی فیوض کا مبدء سادات ہی کو ٹھہرایا ہے اور میں نے بھی اپنے کشوف میں ایسا ہی پایا ہے۔ دنیا کا عروج ترکوں کو ملا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد2صفحہ 342ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- اب اس تعلیم پر نگاہ کرو کہ نہ یہ توریت کی طرح محض انتقام پر ہی زور دیتی ہے اور نہ انجیل کی طرح ایسے عفو پر جو بسا اوقات خطرناک نتائج کا موجب ہو سکتا ہے بلکہ قرآن شریف کی تعلیم حکیمانہ نظام اپنے اندر رکھتی ہے مثلاً ایک خدمتگار ہے جو بڑا شریف اور نیک چلن ہے کبھی اس نے خیانت نہیں کی اور کوئی نقصان نہیں کیا اگر اتفاقاً وہ چاء پلانے کے لئے آئے اور اس کے ہاتھ سے پیالیاں گر کر ٹوٹ جاویں تو اس وقت مقتضائے وقت کیا ہو گا کیا یہ کہ اس کو سزا دیں یا معاف کر دیں ایسی حالت میں ایسے شریف خدمت گار کو معاف کر دینا ہی اس کے واسطے کافی سزا ہو گی۔ لیکن اگر ایک شریر خدمتگار جو ہر روز کوئی نہ کوئی نقصان کرتا ہے اس کو معاف کر دینا اور بھی دلیر کر دینا ہے اس لئے اس کو سزا دینی ضروری ہو گی مگر انجیل یہ نہیں بتاتی انجیل پر عمل کر کے تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اگر کوئی ہندوستان مانگے تو وہ انگلستان بھی اس کے حوالے کرے۔ کیا عملی طور پر انجیل مانی جاتی ہے؟ ہرگز نہیں گورنمنٹ کے سیاست مدن کے اصولوں پر مختلف محکموں کا قائم کرنا اور عدالتوں کا کھولنا دشمن سے حفاظت کے لئے فوجوں کا رکھنا وغیرہ وغیرہ جس قدر امور ہیں انجیل کی تعلیم کے موافق نہیں ہیں اس لئے کہ انجیل کی تعلیم کے موافق کوئی انتظام ہو سکتا ہی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد2صفحہ 378-379ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- مسیح کے معجزات جو قصص کے رنگ میں ہیں ان سے کوئی فوق العادت تائید الٰہی کا پتہ نہیں لگتا۔ جبکہ آج اس سے بھی بڑھ کر طبی کرشمے اور عجائبات دیکھے جاتے ہیں۔خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود انجیل میں ہی لکھا ہے کہ ایک تالاب تھا جس میں ایک وقت غسل کرنے والے شفا پا لیتے تھے۔ اور اب تک یورپ کے بعض ملکوں میں ایسے چشمے پائے جاتے ہیں۔ اور ہمارے ہندوستان میں بھی بعض چشموں یا کنوؤں کے پانی میں ایسی تاثیر ہوتی ہے۔تھوڑے دن ہوئے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ایک کنویں کے پانی سے جذامی اچھے ہونے لگے۔ اب عیسائی مذہب کے کن تائیدی نشانوں کو ہم دیکھیں۔ پچھلوں کا یہ حال ہے اور اب کوئی دکھا نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد2صفحہ450ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- طاعون تین قسم کی ہے ایک خفیف جس میں صرف گلٹی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا۔ دوسری اس سے تیز کہ جس میں گلٹی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اس میں تپ نہ گلٹی آدمی سویا اور مر گیا۔ ہندوستان کے بعض دیہات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ دس آدمی رات کو سوئے تو صبح کو مرے ہوئے پائے۔ اس کا اصل باعث طعن ہے یہ لوگ ٹھٹھہ کرتے ہیں مگر ان کو عنقریب پتہ لگ جائے گا جو مخالف بکواس کیا کرتے ہیں ان پر یک لخت پتھر نہیں پڑا کرتے۔ اول ان کو دور سے آگ دکھلائی جاتی ہے تا کہ وہ توبہ کریں۔

(ملفوظات جلد3صفحہ412ایڈیشن 2016ء)

- ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہند میں دو واقع ہوئے ہیں ایک سید احمد صاحب کا، دوسرا ہمارا۔ ان کا کام لڑائی کرنا تھا۔ مگر انہوں نے شروع کر دی اور اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے اسی طرح عیسیٰ کے وقت جو نامرادی تھی وہ چھ سو برس بعد آنحضرتؐ کے ہاتھوں سے رفع ہوئی۔ خدا بھی فرماتا ہے کہ وہ کامیابی اب ہوئی۔

(ملفوظات جلد3صفحہ369ایڈیشن 2016ء)

- سیر میں مختلف تذکروں کے بعد قیصر ہند کی تاجپوشی کا ذکر آیا۔فرمایا کہ:۔

رعیت کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم ہندوستان کے سرپرست ہوئے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ نوجوان بادشاہ کی نسبت بوڑھا بادشاہ رعایا کے لئے بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ نوجوان اپنے جذبات اور جوش کے نیچے کبھی کبھی رعایا کے حقوق اور نگہداشت کے طریقوں میں فروگذاشت کر بیٹھتا ہے مگر عمر رسیدہ بادشاہ اپنی عمر کے مختلف حصوں میں گزر جانے کے باعث تجربہ کار ہوتا ہے۔ اس کے جذبات دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا کا خوف اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ رعایا کے لئے بہت ہی مفید اور خیر خواہ ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد3صفحہ112ایڈیشن 2016ء)

- مولوی سید محمود شاہ صاحب نے جو سہارنپور سے تشریف لائے

ہوئے ہیں۔حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور جب آپ نماز مغرب سے فارغ ہو کر شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے۔ یہ عرض کیا کہ میں نے آج تحفہ گولڑویہ اور کشتی نوح کے بعض مقامات پڑھے ہیں۔ میں ایک امر جناب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اگر چہ وہ فروعی ہے لیکن پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم لوگ عموماً بعد نماز دعا مانگتے ہیں، لیکن یہاں نوافل تو خیر دعا بعد نماز نہیں مانگتے۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

اصل یہ ہے کہ ہم دعا مانگنے سے تو منع نہیں کرتے اور ہم خود بھی دعا مانگتے ہیں۔ اور صلوٰۃ بجائے خود دعا ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ہندوستان میں یہ عام بدعت پھیلی ہوئی ہے کہ تعدیل ارکان پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھتے اور ٹھونگے دار نماز پڑھتے ہیں۔ گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے۔ اس لیے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق انس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضور قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لطفی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں، بلکہ حضور قلب کی کوشش کریں جس سے ان کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔ عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے کہ نماز کو ایسے طور سے پڑھتے ہیں کہ جس میں حضور قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے اور خارج نماز میں بہت کچھ دعا کے لیے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں حالانکہ نماز کا (جو مومن کی معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لیے اُمّ الا دعیہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ نہ کرے۔ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اس لیے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے مگر جو شخص اِقَامُ الصَّلٰوۃ کرتے ہیں تو وہ اس کی روحانی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ نماز ایک ایسا شربت ہے کہ جو ایک بار اسے پی لے اسے فرصت ہی نہیں ہوتی اور وہ فارغ ہی نہیں ہوسکتا۔ ہمیشہ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے۔ اس سے ایسی محویت ہوتی ہے کہ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اسے چکھتا ہے تو پھر اس کا اثر نہیں جاتا۔

مومن کو بے شک اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دعائیں کرنی چاہئیں۔ مگر نماز کے بعد جو دعاؤں کا طریق اس ملک میں جاری ہے وہ عجیب ہے۔ بعض مساجد میں اتنی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں کہ آدھ میل کا سفر ایک آدمی کرسکتا ہے۔ میں نے اپنی جماعت کو بہت نصیحت کی ہے کہ اپنی نماز کو سنوارو یہ بھی دعا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں۔ پھر کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ کوئی اثر روحانیت اور خشوع وخضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ وہ نماز پڑھتے ہیں جس پر خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے ایسی نمازوں کے لیے ویل آیا ہے۔ دیکھو جس کے پاس اعلیٰ درجہ کا جوہر ہو تو کیا کوڑیوں اور پیسوں کے لیے اسے اس کو پھینک دینا چاہیے؟ ہرگز نہیں۔ اول اس جوہر کی حفاظت کا اہتمام کرے اور پھر پیسوں کو بھی سنبھالے۔ اس لیے نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-240 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

- پھر آریوں کے مقابل میں ایک نشان مجھے دیا گیا جو لیکھرام کے متعلق تھا وہ اسلام کا دشمن تھا اور گندی گالیاں دیا کرتا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا تھا۔ یہاں قادیان آیا اور اس نے مجھ سے نشان مانگا میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی۔ چنانچہ میں نے اس کو شائع کر دیا اور یہ کوئی مخفی بات نہیں کل ہندوستان اس کو جانتا ہے کہ جس طرح قبل از وقت اس کی موت کا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا تھا اسی طرح وہ پورا ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے نشانات ہیں جو ہم نے اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں اور اس پر بھی ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں وہ تکذیب کرنے والوں کے لیے ہر وقت طیار ہے میں نے پنجاب کے مولویوں اور پادریوں کو ایسی دعوت کی ہے کہ وہ میرے مقابل میں آکر ان نشانات کو جو ہم پیش کرتے ہیں فیصلہ کر لیں۔ اگر ان کو نہ مانیں تو دعا کر سکتا ہوں اور اپنے خدا پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ نشان ظاہر کر دے گا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ صدق نیت سے اس طرف نہیں آتے بلکہ لیکھرامی حملے کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کسی کی حکومت کے نیچے نہیں ہے۔
- (البدر سے) ’’یہ لوگ جو اس طرح کے سوال کرتے ہیں کہ زمین کو اُلٹ کر دکھا دو۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرتؐ پر کیا کرتے تھے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 208 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

آج کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

(الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یہ حضرت آدم علیہ السلام کی حصولِ رحم و مغفرت کی عظیم الشان دعا ہے۔ اس سے پہلی آیات (سورۃ الاعراف: 21 تا 23) میں کچھ یوں مذکور ہے

شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تا کہ وہ اُن کی ایسی کمزوریوں میں سے بعض اُن پر ظاہر کر دے جو اُن سے چھپائی گئی تھیں اور اس نے کہا کہ تمہیں تمہارے ربّ نے اس درخت سے نہیں روکا مگر اس لئے کہ کہیں تم دونوں فرشتے ہی نہ بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور اس نے ان دونوں سے قسمیں کھا کر کہا کہ یقیناً میں تم دونوں کے حق میں محض (نیک) نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔ پس اس نے انہیں ایک بڑے دھوکہ سے بہکا دیا۔ پس جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کی کمزوریاں اُن پر ظاہر ہوگئیں اور وہ دونوں جنت کے پتوں میں سے کچھ اپنے اوپر اوڑھنے لگے۔ اور ان کے ربّ نے اُن کو آواز دی کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یقیناً شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے؟

اس کے بعد حضرت آدمؑ اور آپکی ساتھی کی مندرجہ بالا دعا کا ذکر ہے۔

بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو بارہا اس دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جلسہ کا ماحول ہی دعاؤں کا ہے تو جہاں درود پڑھ رہے ہیں وہاں استغفار بھی بہت زیادہ کریں۔ فرمایا ’’کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے (مندرجہ بالا دعا)۔ فرماتے ہیں (حضرت اقدس مسیح موعودؑ) ’’یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔‘‘ جب سے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے سکھائی اس وقت سے یہ قبول ہوگئی۔ ’’غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔‘‘ یہ دعا سکھائی ہی اس لئے ہے کہ قبول کی جائے۔ پس سنجیدگی سے یہ دعا کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 7/ اکتوبر 2016ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

خلفائے احمدیت کی تحریکات

نیشنل و ذیلی تنظیموں کے ممبران عاملہ کو اپنا نمونہ دکھلانے کی تلقین از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کرونا کی وبا نے جہاں دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا وہیں جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ ایم ٹی اے کی بدولت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں اور براہ راست رہنمائی کے حصول کے نئے در کھل دیئے۔ احباب جماعت سے ملاقات کے ساتھ ساتھ حضور انور ان کی تربیت و اصلاح کے لئے مختلف سطح کے عہدیداران سے میٹنگز میں اہم نصائح فرماتے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ حضورِ انور کی رہ نمائی کا بنیادی نقطہ یہی ہوتا ہے کہ عملی میدان میں مجلس عاملہ کے ممبران کو اپنے شعبہ کے لیے اپنے آپ کو بطور مثال پیش کرنا چاہیے جس کا اثر ہر فردِ جماعت قبول کرتا ہے۔ ذیل میں عالمگیر مجالس ہائے عاملہ کو عملی نمونہ پیش کرنے اور رول ماڈل کہلائے جانے کی نصائح کا انتخاب ہدیہ قارئین ہے:

موصی عہدیدار کا نمونہ

29/ اگست 2020ء کو (آن لائن) ملاقات کی سعادت پائی۔ دورانِ ملاقات حضورِ انور نے عہدیداران کو اعلیٰ نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی۔

سیکرٹری وصایا نے عرض کی کہ ہم نے تمام ممبرانِ عاملہ کا سروے کروایا ہے تو پورے ملک میں اس وقت نیشنل اور لوکل عاملہ سے صرف تین افراد غیر موصی ہیں۔

- ...فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس لحاظ سے ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اگر آپ میں غصہ دبانے کی صلاحیت نہیں ہے، برداشت نہیں ہے اور عاملہ میں بھی ہیں اور موصی بھی ہیں، اگر کوئی آپ کے منہ پر گالی دیتا ہے اور آپ جواب گالی سے دیتے ہیں تو آپ کا نیشنل عاملہ کا ممبر ہونا یا موصی ہونا کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ برداشت کا مادہ بھی ہونا چاہیے۔نیشنل عاملہ میں ہیں تو نیشنل عاملہ کو سب کے لیے نمونہ بھی ہونا چاہیے۔ آپ کی جماعت کے ممبران نیشنل عاملہ کو اپنا رول ماڈل سمجھیں۔ نیشنل عاملہ کو توجہ ہونی چاہیے کہ آپ نے لوگوں کو کیا نمونے دکھانے ہیں۔ ہر شعبہ دوسرے شعبہ سے جُڑا ہوا ہے۔ ہر شعبہ ایک دوسرے کی مدد کر رہا ہو تو تب ایک آئیڈیل معاشرہ جنم لیتا ہے۔موجودہ حالات میں ایک آئیڈیل نہ سہی بنیادی اسلامی احکام پر چلنے والا معاشرہ ہی قائم ہو جائے۔ تو یہ بھی وصیت کا کام ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 اکتوبر 2020ء)

عاملہ خاص نمونہ دکھائے

مؤرخہ 12 ستمبر 2020ء مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی نیشنل عاملہ و قائدین مجالس کی امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے (آن لائن) ملاقات ہوئی۔

شعبہ تعلیم کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تعلیمی نصاب اور امتحان مرکزی عاملہ، قائدین اور ان کی عاملہ کو مکمل کرنا چاہیے اور پھر امید رکھ سکتے ہیں کہ دوسرے خدام بھی اس کو مکمل کریں گے۔ اسی طرح تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدام کو تربیت کے جو دوسرے معاملات ہیں ان کے بارے میں بھی توجہ دلاتے رہیں جیسے غلط قسم کے ٹیلی ویژن پروگرام نہ دیکھیں، غلط قسم کی دوستیاں نہ کریں اور شادی شدہ لوگ اپنی بیویوں سے حسن سلوک کریں۔ اور اس بات کا خیال کریں کہ طلاقیں کم سے کم ہوں، گھر کی لڑائیاں کم سے کم ہوں اور عاملہ ممبران اپنا خاص نمونہ دکھائیں۔ خدام کو یہ بھی تلقین کریں کہ ادھر ادھر شادیاں کرنے کی بجائے شادیاں احمدیوں میں کریں نیز معاشرے میں پھیلی ہوئیں مختلف برائیوں سے کیسے بچنا ہے یہ بھی آپ کے تربیتی پروگرام کا حصہ ہونا چاہیے۔ اگر انسان نماز صحیح طرح پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھے تو بہت ساری برائیاں دور ہو جاتیں ہیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ تربیت کے دوسرے پروگرام بھی مرتب کریں جس میں خدام کو آگاہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 ستمبر 2020ء)

وقت کی قربانی کے لئے پہلے خود پیش ہوں

26/ ستمبر 2020ء کو نیشنل مجلسِ عاملہ جماعت احمدیہ بیلجیم کی امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ (آن لائن) ملاقات منعقد ہوئی۔

جائزہ کے دوران حضورِ انور نے سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی سے دریافت فرمایا کہ مجلس عاملہ کے کتنے ممبران ہیں جنہوں نے احمدی احباب کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لیے پیش کیا ہے؟ اس سکیم کی کامیابی کے لیے عاملہ کے ممبران کو پہلے خود نمونہ کے طور پر پیش کرنا چاہیے اگر آپ خود اپنے وقت کی قربانی کر کے اپنے آپ کو پیش نہیں کریں گے تو عام افرادِ جماعت سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کریں گے۔ عملی نمونہ کے اس طرزِ عمل کو درجہ بدرجہ مقامی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی مجالسِ عاملہ میں رائج کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 اکتوبر 2020ء)

عہدیدار کے نمونہ سے لوگ کام کرنا شروع کر دیں گے

مؤرخہ 26 ستمبر 2020ء کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ بیلجیم سے (آن لائن) ملاقات میں فرمایا کہ مربیان کو چھوڑیں، میں نیشنل عاملہ کی بات کر رہا ہوں۔ اگر عاملہ ممبران کام نہیں کر رہے تو باقیوں پر کیا اثر ہوگا۔ پہلے تو آپ اپنے سامنے سے شروع کریں، اپنے گھر سے شروع کریں۔صرف وہی گھر نہیں ہے جو آپ کے بیوی بچوں والا ہے، یہ بھی آپ کا گھر ہے۔ بیوی بچے کا تو گھر ہے ہی، ہر سیکرٹری کا گھر اس کی اپنی عاملہ بھی ہے اور پھر جس علاقہ میں وہ رہتا ہے، وہ بھی اس کا گھر ہے۔ وہاں اگر کام نہیں کریں گے تو لوگوں کو کام کرنے کی عادت ہی نہیں پڑے گی۔ آپ کا نمونہ دیکھیں گے نہیں تو وہ سامنے کیسے آئیں گے۔ اس لیے پہلے تو تمام عاملہ ممبران سے وقت لیں، وقفِ عارضی کا فارم پُر کروائیں۔ ان سے وقت لیں کہ یہ سال میں دو ہفتہ کی وقفِ عارضی کریں گے، کس کس ماہ کریں گے اور کہاں کہاں کریں گے۔ پھر جہاں جہاں یہ رہتے ہیں وہاں کے صدران سے یہ جائزہ لیں کہ کتنے افراد ہیں جو قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں، جو نہیں جانتے کیا ان کو قرآنِ کریم پڑھانے کا کوئی انتظام ہے یا نہیں؟ انتظام نہیں ہے تو دیکھیں کہ یہ عاملہ ممبران پڑھا رہے ہیں یا نہیں پڑھا رہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں ہے جو قرآنِ کریم نہ جانتا ہو تو پھر اپنے گھر میں ہی پڑھائیں۔ یہاں سے تو شروع کریں۔ پھر آپ کی جو 14 جماعتیں ہیں، ان کے صدران اور لوکل عاملہ کو کہیں کہ وہ اپنا نمونہ دکھائیں۔ پھر انصار اللہ کی عاملہ کو کہیں کہ وہ اپنی عاملہ کو کہے، وہ وقفِ عارضی کے لیے نمونہ دکھائیں اور قرآنِ کریم پڑھانے کا نمونہ دکھائیں، پھر خدام الاحمدیہ کو کہیں، پھر لجنہ کو کہیں۔ اگر آپ اس طرح صرف عاملہ کو ہی قابو کر لیں، ہر سطح پر، جماعتی بھی اور ذیلی تنظیموں کی بھی تو 80 فیصد تو آپ کا کام ہو گیا۔صرف کاغذ فِل کرنا اور لوگوں کے پیچھے پڑنا تو مقصد نہیں ہے۔عہدیدار اگر خود اپنا نمونہ دکھائے گا تو لوگ خود بخود کام کرنا شروع کر دیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جنوری 2021ء)

نماز کے لئے نمونہ

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/فروری 2021ء کو اراکین نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ماریشس نیز لوکل قائدین مجالس کو آن لائن ملاقات کے شرف سے نوازا۔

مہتمم تربیت سے مخاطب ہو کر حضور انور نے نوجوانوں کو بنیادی اسلامی شعار کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں کو نماز کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ انہیں ان کی اہمیت قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ جات سے بتائیں۔ نیز خلفائے احمدیت نے خدام کو جو ہدایات اس حوالہ سے بیان فرمائی ہیں، وہ بھی شامل کریں۔ یوں صرف ایک عشرہ تربیت منا لینے سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا، وہ (خدام) چند دن نماز پڑھیں گے اور پھر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ ہر نوجوان کو ذاتی حیثیت میں نمازوں کی اہمیت کا ادراک ہونا چاہیے۔ اس حوالہ سے ممبران عاملہ کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ جب تک آپ اپنا نمونہ پیش نہیں کریں گے لوگ آپ

کی ہدایات پر عمل نہیں کریں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اکتوبر 2021ء)

قادیان دنیا کے لئے نمونہ بنے

مؤرخہ 10؍اپریل 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور نے مہتمم صاحب مقامی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: قادیان کے خدام اور اطفال کی تربیت باقیوں کی نسبت اعلیٰ اور معیاری ہونی چاہیے۔ اس طرف خاص توجہ دیں۔ ہدایات میں دے چکا ہوں اس کے مطابق دیکھیں کہ آپ نے اس پروگرام کو اپنے قادیان میں کس طرح لاگو کرنا ہے اور کس طرح بہتر رنگ میں لاگو کرنا ہے۔ قادیان کی مجلس ایک ماڈل مجلس بنی چاہیے تا کہ لوگ جب باہر سے آئیں تو آپ کو دیکھ کے کہیں کہ ہاں یہ خدام اور اطفال ہمارے لیے ماڈل ہیں۔ ہم نے ان کی نقل کرنی ہے۔ نہ یہ کہ جب وہ باہر سے آئیں تو یہ دیکھیں کہ ان کے تو اپنے اخلاق ٹھیک نہیں یا اپنی تربیت ٹھیک نہیں۔ نمازوں میں یہ سست ہیں، قرآن کریم پڑھنے میں یہ سست ہیں، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے میں یہ سست ہیں، بنیادی اخلاق میں یہ سست ہیں تو پھر وہ اچھا اثر لینے کی بجائے برا اثر لیتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس نہج سے بھی سوچنا چاہیے کہ آپ نے دنیا کے سامنے نمونہ قائم کرنا ہے خاص طور پر اپنے ملک کے خدام اور اطفال کے سامنے۔ تو اس طرف خاص توجہ دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جولائی 2021ء)

انصار نمونے قائم کریں

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19؍جون 2021ء کو مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کے ممبران عاملہ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔

میٹنگ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کو جماعت کے نوجوانوں کی اخلاقی اور مذہبی تربیت کے لیے پروگرام ترتیب دینے اور اپنا مثالی نمونہ پیش کرنے پر زور دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے گھروں کی، اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ خدام اور اطفال کی تربیت کرنا انصار کا کام ہے۔ اور جب تک ان کے اپنے نمونے قائم نہیں ہوں گے وہ بچوں کی تربیت کیا کریں گے، نوجوانوں کی اور بچوں کی کیا تربیت کریں گے۔ اس لیے یہ دیکھیں کہ انصار صرف خود ہی نہ نمازیں پڑھنے والے ہوں اور خود ہی نہ قرآن پڑھنے والے ہوں بلکہ ان کے گھروں میں ان کی بیویاں بھی، بیٹیاں بھی، بیٹے بھی، بچے بھی نمازیں پڑھنے والے ہوں، قرآن پڑھنے والے ہوں۔ تربیت کا ایسا پلان ہونا چاہیے۔ یہی تو اصل کوشش ہے اگلی نسل کو سنبھالنا۔ خود تو سنبھالے گئے، خود تو پڑھ لیا، قرآن پڑھ لیا، نماز پڑھ لی اور چلے گئے اگلے جہان میں۔ تو پیچھے جو نسل چھوڑ کے جا رہے ہیں ان کو بھی تو اس نہج پہ چلنا چاہیے۔ ایک ناصر کو صرف اپنی فکر نہیں کرنی چاہیے، اپنی نسل کی فکر بھی کرنی چاہیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2021ء)

مرکزی عاملہ مثالی نمونہ قائم کرے

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29؍اگست 2021ء کو اراکین نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

سیکرٹری تربیت سے گزشتہ دس ماہ کی کارکردگی اور آئندہ دو ماہ کے مجوزہ پروگراموں کی بابت استفسار فرمانے کے بعد ممبرات مجلس عاملہ کو مثالی وجود بننے کی نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر معاملے میں عہدیداران کو، آپ کی مرکزی عاملہ بھی ایک مثالی نمونہ قائم کرنا چاہیے۔ اگر وہ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں گی، اگر وہ مرکز کی ہدایات کی پیروی میں باقاعدہ ہوں گی تبھی آپ کو اچھے نتائج مل سکتے ہیں۔ اگر مجالس کی عاملہ سے لے کر نیشنل عاملہ تک جملہ ممبرات عاملہ فعال ہو جائیں تو اس کا مطلب ہو گا کہ آپ کی 50 فیصد یا اس سے زیادہ ممبرات آپ کے پروگراموں اور سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہوں گی۔ اس لیے اپنے گھر سے شروع کریں اور آپ کا گھر آپ کی عاملہ ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 2021ء)

وقف عارضی میں مثالی نمونہ دکھائیں

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19؍ستمبر 2021ء کو ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی اور ناظمین اعلیٰ علاقہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

قائد صاحب تعلیم القرآن جن کے سپرد قرآنِ کریم پڑھانے اور وقف عارضی کے تحت دو ہفتے تک قرآن سکھانے والے واقفین مہیا کرنے کی ذمہ داری ہے، سے مخاطب ہو کر حضورِ انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران کو خود کو وقفِ عارضی کے لیے پیش کر کے دوسروں کے لیے مثالی نمونہ بننا چاہیے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جملہ ممبرانِ عاملہ خواہ وہ نیشنل سطح کے ہوں یا لوکل سطح کے، انہیں وقفِ عارضی کی سکیم میں حصہ لینا چاہیے۔ یہ ایک ایسا ٹارگٹ ہے جو آپ کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ ممبرانِ عاملہ خود کو دو ہفتے کی وقفِ عارضی کے لئے پیش کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اکتوبر 2021ء)

نماز، وقت کی قربانی اور وقف

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7؍نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضورِ انور نے ممبران مجلس عاملہ کو بھرپور توجہ دلائی کہ نماز کی ادائیگی ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری اور لازمی جزو ہے نیز یہ کہ جملہ اراکین مجلس عاملہ کو اس حوالے سے عملی نمونہ ہونا چاہیے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ممبران مجلس عاملہ کو وقت کی قربانی اور وقف عارضی کے حوالہ سے بھی مثالی نمونہ قائم کرنا چاہیے جہاں وہ دین کی خدمت کے لیے وقت کی قربانی کرتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2021ء)

پنجوقتہ نماز کی باقاعدگی میں نمونہ

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13؍نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

دوران ملاقات حضور انور نے اس بات پر زور دیا کہ ممبران مجلس عاملہ مثالی رنگ میں اپنا نمونہ پیش کریں۔ حضور انور نے ممبران عاملہ پر خصوصی زور دیا کہ وہ پنجوقتہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں۔ پھر اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے نئے طریقے ڈھونڈنے کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ اس خیال پر مصر نہ ہوں کہ آپ نے وہی پرانے اسلام کو پھیلانے کے طریقے ہی استعمال کرنے ہیں اور بس یہی وہ راستے ہیں بلکہ آپ کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کون سے مؤثر طریق اور راستے ہیں جن کے ذریعہ یہ لوگ اسلام کے پیغام کو قبول کر سکتے ہیں اور پھر آپ کو ان نئے اور مؤثر طریقوں کو بروئے کار لانا چاہیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2021ء)

مستقل ورزش میں نمونہ

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20؍نومبر 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

سیکرٹری صحت جسمانی کو ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اس شعبہ کے تحت اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ مستقل ورزش کریں اور یہ کہ ممبرات مجلس عاملہ اپنے مثالی نمونے قائم کریں اور دو سے تین میل کی روزانہ سیر کیا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2021ء)

ہر لیول پر مثالی نمونہ اپنائیں

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27؍نومبر 2021ء کو نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضور انور نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جملہ ممبرات مجلس عاملہ کو ہر لیول پر ایک مثالی نمونہ اپنانا چاہیے اور لجنہ اماء اللہ کی جملہ سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیے کیونکہ ان کا حصہ لینا دوسری ممبرات کی بھی حوصلہ افزائی کرے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2021ء)

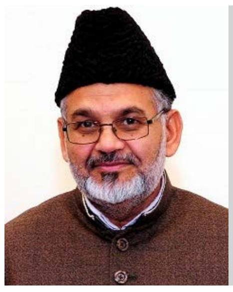

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

(قسط 34)

دی سن سین برناڈینو نے اپنی اشاعت 2 مئی 2007ء صفحہ A8 پر ایک خبر دی ہے یہ خبر لکھنے والے دو رپورٹر ہیں Megan Blaney اور Mona Shadia۔خبر کا عنوان ہے:

Area Muslims unhappy with Veto of Iraq Exit Date.

اخبار لکھتا ہے کہ: علاقہ کے مسلمان امریکہ کے اس بات پر ویٹو کرنے پر ناخوش ہیں کہ وہ عراق سے انخلاء کرے۔ اس سلسلہ میں بہت سارے مسلمانوں کے اس خبر میں انٹرویوز ہیں اور مختلف لوگوں نے اور مسلمان لیڈروں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جسے اخبار نے لکھا ہے۔ خاکسار کے بارے میں اخبار نے لکھا:

احمدیہ امام آف مسجد بیت الحمید چینو نے کہا ہے کہ وہ سیاسی آدمی نہیں ہیں۔لیکن یہ بات کہتا ہوں کہ صدر (امریکہ بش) کو کانگریس کے خیالات اور جذبات کا احترام کرنا چاہئے نہ کہ ویٹو کرے۔ اخبار نے احمدیوں کے بارے میں مزید لکھا کہ دوسرے مسلمان احمدیوں کے بعض عقائد کی وجہ سے ان سے اختلاف رکھتے ہیں خصوصاً جہاد اور حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں۔ اس کے علاوہ نماز اور روزہ کے بارے میں ایک ہی بات ہے۔امام شمشاد نے مزید کہا کہ امریکن شہری کی حیثیت میں کہوں گا کہ ہمیں ”امن“ کا قیام جنگ کے ذریعہ نہیں کرنا چاہئے۔ہمیں انسانیت کے ناطے دیکھنا چاہئے کہ اس وقت تک عراق میں کتنے لوگ مارے گئے ہیں؟

ڈیلی بلٹن نے بھی اپنی اشاعت 2 مئی 2007ء کو مندرجہ بالا خبر ایک ہی عنوان کے تحت دے کر مختلف سیاسی اور مذہبی خصوصاً مسلمان لیڈروں کے بیانات شائع کئے ہیں۔جس میں خاکسار کا بھی انٹرویو ہے۔ اور خاکسار کے انٹرویو کے حوالہ سے وہی بات لکھی ہے جو اوپر درج کی جاچکی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 11 مئی 2007ء صفحہ B-36 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے خبر کا عنوان ہے۔”قرآن کانفرنس میں 200 لوگ شامل ہوئے“

اخبار میں سان ہوزے میں نویں سالانہ قرآن کانفرنس کے حوالہ سے خبر دی ہے۔خبر کا متن وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات میں گزر چکا ہے۔ جو تصویر شائع کی ہے وہ سامعین کی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 17 مئی 2007ء صفحہ 13 پر 11 تصاویر کے ساتھ ہماری ایک بہت اہم خبر قریباً پورے صفحہ پر محیط دی ہے۔خبر کا عنوان ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ کی توسیع

کیلیفورنیا (نمائندہ خصوصی) مورخہ 28 اپریل 2007ء سلور سپرنگ میری لینڈ کی مسجد بیت الرحمٰن کے توسیعی پروگرام کا انعقاد ہوا، اس موقعہ پر مرکزی حکومت اور علاقائی حکومت کے اکابرین کے علاوہ امریکہ کے 56 سے زیادہ شہروں سے آئے ہوئے مسلمان مرد وخواتین نے اپنے ہاتھوں سے بنیادی اینٹیں رکھنے کا شرف حاصل کیا۔ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے سب سے پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد دیگر مسلمان علماء اور مرد و خواتین نے اپنے اپنے ہاتھوں سے بنیادی اینٹ رکھی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور پھر اسکے ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف اکابرین شہر نے حاضرین سے خطاب کیا منٹگمری کاؤنٹی کے چیف ایگزیکٹو محترم جناب آزق لگ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کے توسیعی پروگرام کو علاقے میں اچھا اضافہ بیان کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مسجد سے منسلک لوگوں کی انسانیت کے لئے کی گئی خدمات قابلِ قدر ہیں ان کے بعد جناب محترم تھوماس مینجر (چیف پولیس) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مقامی مسلمانوں کی خدمات کی تعریف کی، شہر میں امن وامان کے معیاروں کو بلند رکھنے کے سلسلہ میں ان کے تعاون اور کردار کو سراہا انہوں نے اپنی تقریر میں خصوصی طور پر امام شمشاد کی ذاتی خدمات کو بھی سراہا اور تعریف کی۔

دیگر اکابرین جنہوں نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مقامی مسلمانوں کی تعریف کی ان میں ربیکا وگز ایگزیکٹو ڈائریکٹر منٹگمری کونٹی، کونسل ممبر جورج لیونتھال اور ڈاکٹر ٹیڈ ڈوور جو کہ پریسبیٹیرین چرچ بالٹی مور سے تعلق رکھتے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر احسان اللہ ظفر (امیر جماعت امریکہ) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا۔

تصاویر میں ایک ہیڈ ٹیبل پر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر (سابق امیر جماعت امریکہ) اور پیچھے ڈاکٹر میر داؤد صاحب اور عبدالشکور صاحب بیٹھے ہیں جبکہ پوڈیم پر چیف پولیس تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں پریسبیٹرین چرچ کے ڈاکٹر ٹیڈ ڈوور تقریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار (سید شمشاد احمد) اینٹ رکھ رہا ہے۔ ایک تصویر میں داؤد حنیف صاحب اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں برادر کریم آف شکاگو اینٹ رکھ رہے ہیں۔ ایک تصویر میں بی بی امۃ القیوم مرحومہ (اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم بنت حضرت مصلح موعودؓ) اینٹ رکھ رہی ہیں۔

ایک فوٹو میں مہمان کھانا لے رہے ہیں جن میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر بھی نمایاں ہیں۔ ایک تصویر میں سامعین مسجد کے اندر پروگرام سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں دیگر معززین اینٹ رکھ رہے ہیں اور ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب دعا کرا رہے ہیں۔ اس تصویر میں مہمانوں کے علاوہ ملک مسعود احمد صاحب سابق نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب، حافظ سمیع اللہ صاحب، سیکرٹری وقف نو، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، ظاہر احمد مصطفیٰ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ لاس اینجلس، میر داؤد احمد صاحب اور دیگر احباب شریک ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نیویارک نے اپنی اشاعت 17 مئی تا 23 مئی 2007ء صفحہ 17 پر 12 تصاویر کے ساتھ پورے صفحہ پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان یہ ہے:

میری لینڈ کے شہر سلور سپرنگ میں مسجد بیت الرحمٰن کی توسیع کے سلسلے میں خصوصی پروگرام

مقامی معززین کے علاوہ امریکہ کے 65 سے زائد شہروں سے آئے ہوئے مسلمان مرد وخواتین نے اپنے ہاتھوں سے توسیع بنیاد رکھنے کا شرف حاصل کیا۔

منٹگمری کے چیف ایگزیکٹو نے خصوصی خطاب کیا، توسیعی منصوبے کا خیر مقدم۔تھوماس مینجر نے امام شمشاد کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔خبر کا متن قریباً قریباً وہی ہے اس اخبار نے بھی 12 تصاویر شائع کی ہیں۔ جو پہلے اخبار نے نہیں دیں۔ اس میں ایک تصویر میں ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب (سابق امیر جماعت امریکہ) کے ساتھ کچھ مبلغین ظفر سرور صاحب، ارشاد ملہی صاحب، صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، داؤد حنیف صاحب اور ظہیر احمد باجوہ صاحب ہیں۔ باقی تصاویر قریباً وہی ہیں۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 19 مئی 2007ء ”مذہب“ کے تحت صفحہ A-14 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان A Salute to the Greatness of Mothers شائع ہوا۔جس کا مطلب ہے ”ماؤں کی عظمت کو سلام“

خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ کچھ دن پہلے سارے امریکہ میں ”ماں کا دن“ منایا گیا۔ اور لوگوں نے اپنی ماؤں کو وزٹ کیا۔ انہیں تحائف پیش کئے، انہیں ریسٹورانٹس میں کھانے پر لے گئے اور ان کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔ میں نے کہا کہ یہ بہت اچھی بات ہے، لیکن یہ صرف ”سال میں ایک دن نہیں ہونا چاہئے“۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ سارا سال ہی اسی طرح خوش مزاجی، احترام، محبت اور اس قسم کے دلی جذبات کے ساتھ پیش آئیں اور ان کی خدمت کریں ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ ماں ایک ہستی ہے جس نے ہمیں جنم دیا ہماری پرورش اور تربیت کی، ہماری وجہ سے اس نے تکالیف برداشت کیں، اپنے آرام کو ہم پر ترجیح دی۔ ہوسکتا ہے بعض اوقات وہ خود بھوکی رہی ہو اور ہمیں کھانا دیا ہو۔ ہم نے اپنے اخلاق اور روحانیت کو ماں کی گود میں سیکھا۔ ماں وہ عظیم ہستی ہے جس نے ہماری ہر ایک ضرورت کا خیال رکھا اور

ہماری پریشانیوں کو خود برداشت کیا۔ اس لئے ہم اس کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

خاکسار نے اسی مضمون میں مزید لکھا کہ ”ماں کے دن“ منائے جانے والے دن میں امریکہ کے 60 سے زائد شہروں میں ماؤں نے ریلیز نکالیں اور احتجاج کیا۔جس میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ عراق سے ان کے بچے واپس بلائے جائیں۔ یہ ان کی بچوں کے ساتھ محبت ہے جو کہ قدرتی بات ہے۔

میں نے لکھا کہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے میں اس وقت والدین کی محبت، عظمت اور احترام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کو لکھنے لگا ہوں۔

خاکسار نے قرآن کریم کی آیت 31:15 کا ترجمہ لکھا:

”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں مکمل ہوا۔ اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔“

سورۃ بنی اسرائیل آیت 24 کا بھی ترجمہ پیش کیا گیا:

”اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔“ (17:24)

خاکسار نے حدیث نبوی ﷺ بھی نقل کی جس میں حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے زیادہ حسن سلوک کس سے کروں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر فرمایا تمہارا باپ۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے۔ (یہ بھی تین مرتبہ فرمایا) کہ جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکا۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں میں ہے۔ پس یہاں امریکہ میں جو صرف ایک دن اس کام کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔ جسے ”Mother Day“ کہا جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں اور ہر روز، اپنے ماں باپ کے ساتھ شفقت، محبت، پیار اور احسان کا سلوک کریں۔جس قدر بھی ہم ماں سے محبت کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں گے اس قدر ہم دنیا میں بھی کامیابی حاصل کریں گے۔ پس عہد کریں کہ ہم آئندہ ایسا ہی کریں گے۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ امام شمشاد بیت الحمید چینو کی مسجد کے امام ہیں۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنے اشاعت 18 مئی تا 24 مئی 2007ء صفحہ 2 پر دو تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر دی ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن، سلور اسپرنگ، میری لینڈ کی توسیع

ایک تصویر میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ توسیع کی بنیادی اینٹ رکھ رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر کے ساتھ مبلغین کرام ظفر سرور صاحب، ارشاد ملی صاحب، داؤد حنیف صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد (امیر جماعت امریکہ) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر اور مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب اور دیگر غیرمسلم معززین ہیں اور خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات نے دیا ہے۔

چینو ہلز چیمپئن نے اپنی اشاعت 19 تا 25 مئی 2007ء صفحہ B-4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ میرا مضمون انگریزی میں شائع کیا ہے جس کا عنوان ”ماؤں کی عظمت کو سلام“ ہے۔مضمون کا متن وہی ہے جو اس سے قبل اوپر گزر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طبقہ، ہر سوسائٹی، ہر مکتبہ فکر کے لوگوں میں اسلام کی حسین تعلیم موقع وعمل کے مطابق بیان کرنے کی توفیق ملی۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 24 مئی 2007ء میں 11 تصاویر کے ساتھ قریباً پورے صفحہ پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

مجلس انصار اللہ لاس اینجلس شرقی کا ایک روزہ بارہواں سالانہ اجتماع

اخبار نے لکھا (لاس اینجلس 13 مئی 2007ء):اس شاندار تعلیمی اور تربیتی اجتماع کا انعقاد تہجد کی نماز سے ہوا۔ نماز فجر جو امام شمشاد نے پڑھائی کے بعد انہوں نے سورۃ قلم کی آیات کے حوالے سے درس القرآن بھی دیا اور حاضرین کو آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی تلقین کی۔

کارروائی اجتماع کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت ہوا جس میں انصار نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔علمی مقابلہ جات میں بھی احباب نے بڑے ذوق اور شوق سے حصہ لیا۔جس میں حدیث نبوی ﷺ کا بیان، تیار تقریر، بغیر تیاری کے تقریر (فی البدیہہ) معلومات عامہ، معائنہ مشاہدہ اور پیغام رسانی کے بڑے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ اسکے بعد ظہرانہ اور پھر نماز ظہر ادا کی گئی۔

اجلاس کا آخری سیشن ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ہوا۔ ڈاکٹر شیخ صاحب نے قرآن اور سائنس کے بارے میں اپنی تحقیق پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی ترقیات کے باعث جو باتیں آج سائنس دانوں کے علم میں آئی ہیں انہوں نے قرآنی آیات سے ثابت کیا کہ ان امور کا ذکر قرآن کریم میں 1400 سال پہلے فرما دیا گیا تھا کس طرح کائنات کا آغاز ہوا اور پھر کس طرح اس پر زندگی کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ”پاک باز زندگی ایک جہد مسلسل“ انہوں نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا کہ پاکیزگی اور تقویٰ وطہارت سے ہی انسان معاشرے کی تطہیر کرسکتا ہے۔ جب تک انسان خود پاک نہ ہو وہ کب دوسروں کو پاک کرسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے تقویٰ وطہارت کے حصول کے 3 بڑے ذرائع بھی بیان کئے۔ تدبیر اور مجاہدہ، دوسرے دعا اور تیسرے صحبت صالحین۔ اجلاس کے آخر پر سوال و جواب بھی ہوئے۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب، سید شمشاد احمد ناصر اور انور خان صاحبنے سوالوں کے جواب دیئے۔

تصاویر میں ایک تصویر ڈاکٹر طاہر خان صاحب، انور محمود خان صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، سمیع خان صاحب، برادر علیم صاحب، پوڈیم سے تقاریر اور تلاوت و تقاریر کے مقابلہ میں بول رہے ہیں۔ ایک ہیڈ ٹیبل کی ہے۔جس میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن صدارت کر رہے ہیں۔ ان کے ایک طرف خاکسار ہے دوسری طرف زعیم انصار اللہ سید راشد صاحب ایک تصویر میں مونس چوہدری بیڈمنٹن کھیلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک گروپ فوٹو ہے ایک میں انصار کی رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ ایک تصویر میں کھانا تقسیم کیا جارہا ہے۔ ایک میں والی بال کھیلا جارہا ہے۔

وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنی اشاعت 26 مئی 2007ء میں اپنے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے اس عنوان سے ہماری خبر دی۔

Muslim Cleric Speaks his Religion.

مسلم عالم اپنے مذہب کے بارے میں تعلیم بیان کرتا ہے۔

وکٹرول۔ امام شمشاد جو کہ پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس وقت امریکہ کی تین ریاستوں کیلیفورنیا، نواڈا اور ایروزونا میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 11/9 کے بعد انہیں اور دیگر لوگوں کو تشدد قسم کے لوگوں کی طرف سے دھمکیاں ملی ہیں۔لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ امام کے معانی بھی انہوں نے سمجھائے کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی جو اپنے مذہب کے بارے میں تعلیم و تربیت دیتا ہے، انہوں نے مزید بتایا کہ اسلام کے معانی بھی ”امن“ کے ہی ہیں۔ امن کے علاوہ ان کا مذہب اور کچھ پیش نہیں کرتا۔ اور اسلام قطعاً کسی کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم ایسے اقدام کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ ہر مذہب کچھ نہ کچھ تشدد قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو تشددانہ طریق سے اپنے خیالات کو دوسروں پر چسپاں کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ بہت زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو امن پسند ہے۔ امام شمشاد احمدیہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں جو چینو میں رہتے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ اس انٹرویو کی اگر آپ ویڈیو دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہاں پر دیکھ سکتے ہیں۔

Vvdailypress.com

ہفت روزہ اردو لنک اپنی 25 مئی تا 31 مئی 2007ء کی اشاعت صفحہ 5 پر کمیونٹی نیوز کے تحت اس عنوان سے خبر دیتا ہے۔

مجلس انصار اللہ لاس اینجلس شرقی کا ایک روزہ بارہواں سالانہ اجتماع

اس اخبار نے بھی تفصیل کے ساتھ انصاراللہ کے اجتماع کی خبر دی ہے۔ خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے پہلے اوپر گزر چکا ہے۔ اخبار

نے ایک گروپ فوٹو کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 2تا 8 جون 2007ء صفحہ C-5 پر ہماری ایک مختصر خبر دی ہے۔جس کا عنوان ہے:

مسلم لیڈر توسیعی منصوبہ کی بنیادی اینٹ رکھنے کی تقریب میں شرکت کرتا ہے

اخبار لکھتا ہے کہ لوکل مسلم لیڈر امام شمشاد ناصر جو کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی چینو سے تعلق رکھتے ہیں اور ڈاکٹر حمید الرحمن صدر جماعت لاس اینجلس نے اپریل میں مسجد بیت الرحمن کی توسیعی منصوبہ کی تعمیر کا سلسلہ میں جو تقریب میری لینڈ میں ہوئی تھی میں شرکت کی۔ اس تقریب میں ملک کے 65 شہروں سے آئے ہوئے لوگوں نے شرکت کی تھی۔

اس تقریب کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت میں لنچ بھی سرو کیا گیا تھا۔ اور مہمانوں کو تحائف بھی دیئے گئے تھے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت یکم جون 2007ء صفحہ 10 پر نصف سے زائد صفحہ پر اس عنوان سے خبر دی۔

Local Imam takes part in special Ceremony.

یہ خبر کرسٹینا چانس نی سٹروم نے دی۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید نے ایک خصوصی تقریب میں جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں منعقد ہوئی تھی میں شرکت کی۔ وہ تقریب مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) کی توسیع کا منصوبہ تھا۔ یہاں اس موقعہ پر نئی بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا تا کہ مسجد بیت الرحمٰن کو مزید وسیع کیا جا سکے یہ تقریب 28 اپریل کو ہوئی تھی۔

اخبار نے لکھا کہ اس وقت مسجد میں 1300لوگوں کی جگہ ہے۔ امام شمشاد نے بتایا کہ اس تقریب کے موقع پر بہت سے سرکاری اعلیٰ شخصیات نے تقاریر کیں، یہ تقریب ہمارے لئے بہت اہم تھی کیونکہ اس کے ذریعہ ہم دوسرے لوگوں کو اپنے قریب کر سکتے ہیں۔ (اس کے بعد اخبار نے عمارت کے توسیعی منصوبہ کے بارے میں لکھا ہے کہ کیا مزید تعمیر کیا جائے گا) امام شمشاد نے مزید بتایا کہ اس موقع پر جو سرکاری افسران موجود تھے سب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو بھی سراہا۔

نسیم رحمت اللہ آف کلیولینڈ (نائب امیر امریکہ) نے بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ انسانیت کی خدمت زیادہ سے زیادہ کی جائے کیونکہ یہ ان کا مذہبی فریضہ ہے۔

امام شمشاد نے مزید بتایا کہ لاس اینجلس اور چینو کے علاقہ میں ہم ہر ہفتہ ایسے لوگوں کی مدد کرنے جاتے ہیں جو غریب ہیں یا جن کے پاس زندگی گزارنے کے وسائل پورے نہیں ہیں۔خصوصاً اس موقعہ پر ہمارا ایک گروپ مستقلاً کھانے کی فراہمی کرتا ہے۔

اس تقریب کی ایک خاص خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے امام شمشاد نے بتایا کہ اس سے ہمیں ایسے لوگوں کو مزید قریب کرنے کا موقع ملا جو مذہبی ہیں اور امن پسند ہیں۔ اور اس سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں بھی مدد ملی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمارا مذہب ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ ہم اپنے اندر ”برداشت“ کا مادہ پیدا کریں، حوصلہ دکھائیں اور اس سے امن کے قیام میں مزید مدد اور تقویت ملتی ہے۔ نسیم رحمت اللہ نے بھی یہ بات بتائی کہ ہمیں ایک دوسرے کو گلے لگانا چاہئے، ایک دوسرے سے تعلقات بڑھانا چاہئیں۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن 5 جون 2007ء صفحہ 27 پر ہماری خبر 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر شائع کی ہے۔

اس خبر میں مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ میری لینڈ میں توسیعی منصوبہ کے لئے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب کی خبر ہے۔خبر کی تفصیل اور متن قریباً وہی ہے جو اوپر دوسرے اخبارات میں آئی ہے۔ تصاویر میں ایک تصویر میں سب سے اوپر محترمہ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ (مرحومہ) اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم (امیر جماعت امریکہ) سنگ بنیاد کی اینٹ رکھ رہی ہیں۔ اور ان کے ساتھ محترم ظاہر مصطفیٰ احمد صاحب ہیں۔ دوسری تصویر میں کونٹی چیف پولیس تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر سابق امیر جماعت امریکہ مبلغین کرام کے ساتھ اور مہمانوں کے ساتھ کھڑے دکھائی دے رہے ہیں جبکہ ایک تصویر سامعین کی ہے جو تقریب میں بیٹھے تقاریر سن رہے ہیں۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 5 جون 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء کا خلاصہ نصف سے زائد صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خطبہ کا عنوان ہے: ”رَحْمَۃُ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ ﷺ الَّتِیْ لَا مَثِیْلَ لَھَا“

رسول کریم ﷺ کی رحمت جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اخبار نے لکھا کہ امام مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے روحانی عالمگیر امام ہیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی ”بے مثال رحمت“ کے بارے میں بیان کیا۔ آپ نے سورۃ توبہ کی آیت 128 تلاوت کی۔

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ

(التوبۃ: 128)

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی اعلیٰ ترین مثال کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور فرد میں نہیں پائی جا سکتی۔ کیونکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جس کے نور سے دنیا نے فیض پایا۔ فیض پا رہی ہے اور ان شاء اللہ فیض پاتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی پڑھا اور اخبار نے اسے لکھا:

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا......

وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین، جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

آپ نے قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ پیش فرمایا: یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا: پس یہ ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا اسوہ اور آپ کے بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے جذبات، وہ پیارا رسول ﷺ انتہائی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جب تم تکلیف اٹھاتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہ کر کے اٹھاؤ گے۔ فرمایا: آپ کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ کیا کیا تکلیفیں تھیں جو دشمن نے آپ کو نہ دیں۔ آپ کے ماننے والوں کو نہ دیں۔ لیکن پھر بھی آپ ان لوگوں کی بھلائی کی خواہش کرتے تھے۔ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکیں۔ اپنا دفاع کیا تو اس حد تک کہ وہ دفاع سے آگے نہ بڑھے، بدلہ یا دشمنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان کو بچانے کے لئے اس حد تک بے چین تھے کہ اپنی جان ہلکان کر رہے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ ان کافروں اور مشرکین کو خبردار کر کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو ایک عذاب تمہارے لئے منہ کھولے کھڑا ہے تو اس رحمۃ للعالمین کی حالت انتہائی کرب اور تکلیف کی حالت ہو جاتی ہے۔ بے چین ہو کر ان کے سیدھے راستے پر آنے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے درپے ہو۔ کیوں اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں دھکیل رہے ہو۔ اس حد تک حالت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ﴿۷﴾

(الکہف: 7)

پس اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا تُو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا......

پھر آپ مومنوں کے لئے بھی کتنے حریص تھے اس کا اظہار بھی اس آیت میں ہے ایمان لانے والوں کو دیکھ کر آپ کو بڑی خوشی ہوتی تھی اور ان کو مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا پیار اور قرب حاصل کرنے کے لئے آپ راہنمائی فرماتے تھے۔

حضرت امام نے مزید فرمایا کہ آج آئے دن مغرب کے کسی نہ کسی ملک میں اور آنحضرت ﷺ کے خلاف مختلف طریقوں سے غلط پروپیگنڈا کر کے آپ کے مقام کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے، گزشتہ

دنوں ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے ایک ہرزہ سرائی کی جس میں آنحضرت ﷺ اور اسلامی تعلیم اور قرآنی تعلیم کے بارے میں انتہائی بے ہودہ اور ظالمانہ الفاظ کا استعمال کیا۔ جہاں بھی اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے متعلق اس قسم کی بے ہودہ گوئی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں، اس ملک میں، جماعت احمدیہ جواب دیتی ہے، ہالینڈ والوں کو بھی میں نے کہا تھا کہ اخباروں میں بھی لکھیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے تصور ان کے ذہنوں میں پیدا کریں تا کہ عوام کے ذہنوں سے اس اثر کو زائل کیا جائے دراصل اسلام ہی ہے جو اس زمانے میں مذہب اور خدا کے عقلی اور حقیقی تصور پیش کرتا ہے۔ اس طرح اگر تو یہ لوگ جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس قسم کی لغو اور بے ہودہ باتیں لاعلمی یا کم علمی کی وجہ سے کرتے ہیں تو ان کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کیا ہے۔ لیکن اگر ان کے دل صرف بغض اور کینے سے بھرے ہوئے ہیں اور کچھ سننے کے لئے تیار نہیں تو پھر اتمام حجت ہو جائے گا۔

مزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ میں مزید بتایا۔ اخبار لکھتا ہے کہ ہالینڈ کے چیمبر آف پارلیمنٹ جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا جہاں تک تعلق ہے لگتا ہے اس کے دل میں تو اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم اور مسلمانوں کے لئے بغض اور کینہ انتہاء کو پہنچا ہوا ہے۔ جس کا اظہار اس نے گزشتہ دنوں ایک انٹرویو میں کیا تھا۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کے بارے میں کہتا ہے کہ اگر وہ آج ہالینڈ میں ہوتے تو نعوذ باللہ دہشت گرد قرار دے کر ملک سے نکالتا۔ فرمایا: تم نے کیا نکالنا ہے تم تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ دیکھنے والے ہو جب محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیواؤں کی اکثریت ہر جگہ دیکھو گے۔ آنحضرت ﷺ کے دعویٰ سے لے کر آج تک کیا کیا کوششیں ہیں جو مخالفین نے نہیں کیں کیا وہ کامیاب ہو گئے؟ آج دنیا میں ہر جگہ ہر ملک میں، چاہے وہاں مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہے یا زیادہ روزانہ پانچ وقت بلند آواز سے اگر کسی نبی کا نام پکارا جاتا ہے تو وہ اس رحمۃ للعالمین کا نام ہے۔ ……

پس ہم انہیں اتمام حجت کے لئے اس رؤوف اور رحیم نبی کے حوالے سے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ تم جیسے لوگوں کو بھی آگ کے عذاب سے بچانے کے لئے بے چین رہتا تھا۔

امام مرزا مسرور احمد نے فرمایا:

یہ احمدیوں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس رؤوف و رحیم نبی کی زندگی کے ہر حسین لمحے کی تصویر ان لوگوں تک پہنچائیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے دہشت گردی کی تعلیم دی تھی ان کو بتلائیں کہ اسلام کی جنگوں میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے ساتھ کیا نرمی اور احسان اور رحم کے سلوک کی اسلام کی تعلیم ہے۔ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر قیدیوں کے لئے رحم کے جذبات تھے۔ وہ قیدی جو جنگی قیدی تھے جو جنگ میں اس غرض سے شریک تھے کہ مسلمانوں کا قتل کریں ان سے شفقت اور رحم کا سلوک ہے۔ آج اس سراپا رحمت و رافت پر یہ الزام لگانے والے یہ بتائیں کہ جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرا کر جو وہاں کی تمام آبادی کو جلا کر بھسم کر دیا تھا، بچے بوڑھے، عورتیں، مریض سب کے سب چشم زدن میں راکھ کا ڈھیر ہو گئے تھے…… کیا یہ ہیں اعلیٰ اخلاق؟ جن کے انجام دینے والوں کو یہ لوگ امن پسند اور امن قائم کرنے والا کہتے ہیں۔ عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو یہ لوگ کیا نام دیتے ہیں۔ تم لوگ یاد رکھو کہ ان تمام زیادتیوں کے باوجود اسلام کا خدا جس نے اپنے پیارے نبی، جو ہر ایک کے لئے رؤوف رحیم تھے، پر جو تعلیم اتاری ہے وہ اتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر وہ سمجھنے والے ہوں تو سمجھ جائیں۔

ایک آیت کا میں ذکر کرتا ہوں:

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۱﴾

(الفرقان: 71)

پس اس ارشاد کی روشنی میں ان لوگوں کو اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے، مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی بجائے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ آج مغرب میں جو بے شمار برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ اپنے گریبان میں نہ جھانکنے کی وجہ سے ہیں، تمہارے گھروں کے چین اور سکون جو برباد ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ نہ کرنے کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اب بھی اپنے خدا کو پہچان لو اور اس کے پیارے کے بارے میں بے ہودہ گوئیوں سے باز آ جاؤ اور رحیم خدا کو پکارو کہ وہ بخش دے۔

مزا مسرور نے خطبہ میں مزید فرمایا کہ احمدیوں سے میں پھر کہتا ہوں کہ اپنے اوپر اسلام کی تعلیم لاگو کرتے ہوئے ان عقل کے اندھوں یا کم از کم ان لوگوں کو جو ان کے زیر اثر آ رہے ہیں اور خدا کے پیاروں سے ہنسی اور ٹھٹھے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ان کو سمجھائیں کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو نہ تمہاری بقا ہے اور نہ تمہارے ملکوں کی بقا ہے۔ پس اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اس محسن انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی ذات پر حملے بند کرو۔

ہفت روزہ نوائے پاکستان کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 14 تا 20 جون 2007ء صفحہ 12 پر 4 تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔

خبر کا عنوان ہے:

لاس اینجلس کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا اہتمام

اخبار لکھتا ہے: نوائے پاکستان رپورٹ: چینو لاس اینجلس کیلیفورنیا کی جامع مسجد میں پچھلے دنوں امام شمشاد احمد کی نگرانی میں سیرت النبیؐ کے سلسلے میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ میں خاصی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔

تصاویر کی تفصیل یہ ہے: مونس چوہدری، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، ڈاکٹر حمید الرحمٰن تقاریر کر رہے ہیں۔ ایک تصویر سامعین کی ہے اور ایک تصویر ہیڈ ٹیبل کی جس پر مونس چوہدری، انور خان اور خاکسار بیٹھے ہیں۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

ایڈیٹر کے نام خط

- مکرم فہیم احمد ناگی۔ لندن سے لکھتے ہیں:

الحمد للہ! خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور سرپرستی اور آپ کی محنت سے روزنامہ الفضل آن لائن روز بروز ترقی کر رہا ہے اور اپنے اعلیٰ اور معیاری مضامین کی وجہ سے احباب جماعت کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ اس ضمن میں آپ اور آپ کی پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔

آج مورخہ 19 جنوری 2022ء کے الفضل میں مطبوعہ ''ایڈیٹر کے نام خط'' میں مکرم منور علی شاہد۔ جرمنی کا خط پڑھا جس میں انہوں نے تجویز دی ہے کہ ''یادرفتگان'' کے عنوان سے جاری سلسلہ کو مستقل جاری رکھا جائے۔ جس کے بہت سے مفید پہلوؤں پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے۔ تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ جب ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں تو وہ افراد جماعت جو کسی بھی وجہ سے نظام جماعت سے تعلق میں کمزور ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں کا ذکر اور اُن کے اخلاص و قربانیوں کا پڑھ کر پھر سے جماعت کے قریب ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ اس طرح اصلاح کا ایک پہلو بھی نکل آتا ہے۔ لہٰذا میری بھی یہ درخواست ہے کہ اس سلسلہ کو مستقل کر دیا جائے اور زیادہ سے زیادہ یادرفتگان پر مضامین دیئے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اس خدمت عظیم کی بہترین جزائے خیر دے۔ آمین۔

بشارت احمد شاہد ۔ مبلغ سلسلہ لٹویا

احمدیت کا ورثہ

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

خاکسار 2003ء میں سابق یو ایس ایس آر سے آزادی حاصل کرنے والی ایک وسطی ایشائی مسلمان ریاست ''کرغیزستان'' میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا تھا۔ اُن دنوں خاکسار نے ایک بزرگ نومبائع کرغیز (Kyrgyz) احمدی بھائی کا انٹرویو کیا تھا جو اخبار احمدیہ جرمنی کے جولائی 2003ء کے شمارہ نمبر 7 کے صفحہ 4 پر شائع ہوا تھا۔ وہ بزرگ احمدی تو گزشتہ برس وفات پا گئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مگر اُن کی باتیں، اُن کی یادیں آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں۔ وہ احمدیت اور خلافت احمدیہ کے عاشق و دیوانے تھے۔ تا دم واپسی احمدیت پر قائم رہے، احمدیت، یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور اُن کی تبلیغ سے ایک بڑے مخلص کرغیز احمدی بھائی مکرم آرتور (Artur) صاحب کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت نصیب ہوئی۔ ہمارے پیارے اخبار الفضل آن لائن نے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی ایمان افروز داستانوں پر مشتمل بعنوان'' احمدیت کا ورثہ'' سے ایک کالم کا آغاز کیا ہے تو مجھے اس بزرگ کا وہ انٹرویو یاد آ گیا۔ اس جگہ وہ انٹرویو قارئین الفضل کی خدمت میں اخبار احمدیہ جرمنی کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔

انٹرویو

ان کا نام عمربیکوف کُونک بیک (Omarbekov Konokbek) تھا۔ انہوں نے 10 جون 2002ء میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد سے ایک پُر جوش داعی الیٰ اللہ بن چکے تھے۔ 1978ء میں موصوف روس کی کمیونزم پارٹی میں شامل ہوئے تھے۔ رشیا کے ٹوٹنے تک اس پارٹی کے ساتھ رہے۔ جماعت کی طرف سے شائع شدہ رشین ترجمہ قرآن کے انہوں نے صفحوں کے صفحے زبانی یاد کر لئے۔ پنجوقتہ نماز اور نماز تہجد کے عادی تھے۔

خاکسار (بشارت احمد شاہد): سب سے پہلے آپ اپنا تعارف کروا دیں؟

عمربیکوف کُونک بیک: خاکسار 6 فروری 1954ء کو کرغزستان کے صوبہ اسی کول (Issyk-kul) کے ایک شہر باچی (Rybachy) میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم یہیں سے حاصل کی اور پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لے کر انجینئر بنا۔ پھر مختلف اداروں اور فیکٹریوں میں جن میں کرغیزستان کے صوبہ جلال آباد میں سونے کی فیکٹری میں ڈائریکٹر کے عہدے پر خدمات سرانجام دیں۔ میں گھر میں اکیلا ہی احمدی ہوں۔ میری ایک بیٹی اور ایک بیٹا جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

خاکسار: احمدیت کی طرف آپ کی توجہ کب اور کیسے ہوئی؟

عمربیکوف کُونک بیک: گذشتہ کئی سالوں سے میرے ذہن میں ایک سوال بار بار آرہا تھا کہ انسان اس دنیا میں کیوں آیا ہے اور اسے کس مقصد کیلئے بھیجا گیا ہے؟ اپنے اس سوال کے جواب کیلئے میں نے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا اور بہت سے مذہبی لوگوں سے بھی ملا۔ کئی سال تک مختلف مسلمان فرقوں اور جماعتوں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا لگا رہا۔ مگر میرے سوال کا جواب مجھے نہ مل سکا۔ 2002ء میں ایک روسی اخبار ''Vecherny Bishkek'' کے صفحہ اول پر نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دینی مضمون چھپا ہوا ہے اور اس میں مضمون کے ساتھ ساتھ دو تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک تصویر ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تھی جبکہ دوسری تصویر ہمارے لوکل کرغیز مبلغ مکرم طلائی بگ عثمان صاحب کی تھی۔ خاکسار کے دل میں کچھ تسکین سی محسوس ہوئی اور اخبار ہاتھ میں لیا اور جماعت احمدیہ کے مرکز سے رابطہ کیا۔ مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور میں مسلسل مرکز آتا رہا۔ اس کے کچھ دنوں بعد میں نے نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل میں نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ رفتہ رفتہ میری تسلی ہوتی گئی اور وہ سکون جس کی تلاش میں میں مارا مارا پھر رہا تھا، مجھے حاصل ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ 10 جون 2002ء کو میں نے حضور خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں بیعت کے لئے خط لکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد مجھے اس کا جواب بھی موصول ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خاکسار: بیعت کے وقت آپ کے کیا جذبات تھے؟

عمربیکوف کُونک بیک: جس دن خاکسار نے بیعت کے لئے خط لکھا وہ دن درحقیقت میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا اور میں اُس دن کو اپنے دوسرے جنم سے تعبیر کرتا ہوں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل میں ہر طرح کی دینی جماعتوں کے پاس گیا مگر میری زندگی میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہ ہو سکی۔ جبکہ بیعت کے بعد میری زندگی میں حقیقی روحانی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ نماز میرے لئے ایک بالکل اجنبی چیز تھی مگر آج یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نماز میری زندگی کا ایک جزو بن چکی ہے۔ اور تہجد میں ناغہ کرنا میرے لئے ایک امر محال ہے اور آج میرا دل یقین سے پُر ہے کہ جب انسان سچائی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے تو اُس کی منزل اُسے ضرور مل جاتی ہے اور اُسی منزل پر پہنچ کر ہی اُس کی حقیقی پرورش ہوتی ہے اور اُسے ترقی نصیب ہوتی ہے۔ اور یہی وقت دراصل اُس کی قلبی تسکین کا وقت ہوتا ہے۔

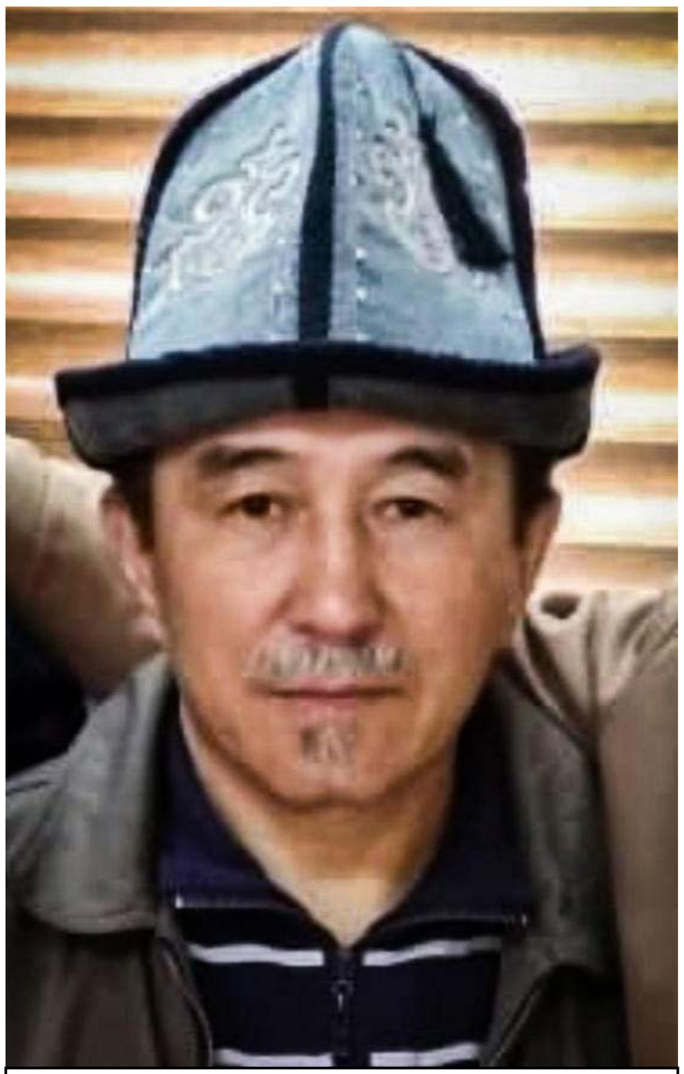

مکرم عمربیکوف کُونک بیک (Omarbekov Konokbek)

خاکسار: آپ جماعت احمدیہ اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

عمربیکوف کُونک بیک: سب سے بڑا فرق تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کی حقیقی معرفت نصیب ہوتی ہے اور حقیقی اسلام سے آگاہی ملتی ہے۔ اگر مسائل کی بات کریں تو وفات مسیح ہی بنیادی مسئلہ ہے باقی سب اُسی کی ذیل میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں احمدیت میں داخل ہونے کے بعد روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ علمی ترقی بھی نصیب ہوتی ہے۔ مثلاً ایک احمدی نہ صرف اسلام سے مکمل آگاہی حاصل کرتا ہے بلکہ اُسے دوسرے ادیان کے بارہ میں بھی سیر حاصل اور حقیقی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

خاکسار: آپ اپنے احمدی بھائیوں کے نام کیا پیغام دینا پسند فرمائیں گے؟

عمربیکوف کُونک بیک: میں اپنے تمام بھائیوں کی خدمت میں یہی عرض کرونگا کہ ایمان میں ترقی کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ مطالعہ کریں، علم حاصل کریں اور حصول علم کے دوران کبھی بھی ماندہ نہ ہوں۔ پانچوں نمازیں بروقت ادا کریں اور قرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔ میرے نزدیک تمام کامیابیاں اسی میں ہیں۔ اس دنیا کے دھوکا میں نہ آئیں، جتنی بھی دولت اکٹھی کر لیں وہ ادھر ہی رہ جائے گی۔ اسی طرح اپنی دولت کو اپنے تک ہی نہ محدود رکھیں بلکہ اپنے غریب بہن بھائیوں کیلئے بھی اسے خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں۔ اسی طرح جو علم بھی احمدی حاصل کریں اُسے دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی سکھائیں۔ آخری بات جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ تمام دنیا کے احمدی آپس میں میل جول کو زیادہ رواج دیں۔ اگر توفیق ہو تو ایک مُلک کے احمدی دوسرے ممالک کے احمدیوں کے پاس جائیں اور آپس میں رشتہ اخوت کو ترقی دیں۔

انصر عباس ۔ نمائندہ الفضل ساؤتومے و پرنسپ

جماعت احمدیہ ساؤتومے اینڈ پرنسپ میں نئے سال پر مبارک تقریبات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساؤتومے کی جماعتوں میں سال 2022ء کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ یکم جنوری 2022ء کو خدام الاحمدیہ ساؤتومے نے وقارعمل کا ایک پروگرام بنایا جس پر عملدرآمد کے لئے تمام خدام دوپہر ایک بجے کیپٹل ساؤتومے میں جماعت کے نیشنل ہیڈکوارٹر پہنچ گئے اور نمازظہر کی ادائیگی کے بعد تمام خدام نیشنل میوزیم ساؤتومے کے سامنے اکٹھے ہوئے۔ساؤتومے میں ملکی سطح پر ہونے والا یہ پروگرام اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسے گزشتہ برس یہاں کی لوکل جماعت نے شروع کیا اور ساؤتومے کے نیشنل ٹی وی نے اس وقارعمل کو میڈیا کوریج بھی دی تھی۔ساؤتومے عیسائی اکثریت کا ملک ہے اور اسلام بطور مذہب یہاں کی عوام کے لئے ایک نیا مذہب ہے جس کے بارے میں عام عوام کو اتنی معلومات نہیں۔ یہاں کے لوگ اسلام کے بارے صرف اسقدر ہی جانتے ہیں جتنا پادری حضرات انہیں بتاتے ہیں ۔

الحمد للہ! اب جماعت کی نمائندگی کی وجہ سے لوگوں میں اسلام کے خلاف تعصب کم ہوتا جارہا ہے اور وہ جماعت کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوتے ہیں ۔ گزشتہ برس وقارعمل کے دوران جہاں بعض لوگ ہماری مخالفت میں آوازیں کستے رہے تو وہیں بعض حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے اور کچھ لوگوں نے تو ساتھ مل کر کام بھی کیا تھا۔ امسال وقارعمل میں 100 خدام نے حصہ لیا اور طلباء کی نیشنل یونین کے 30 طلباء بھی خدام الاحمدیہ کے ساتھ وقارعمل میں شامل ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے اگلے سال وقارعمل میں شامل ہونے کا عہد بھی کیا۔ اسی طرح ایک کثیر تعداد نے ٹی وی پر وقارعمل دیکھ کر حوصلہ افزائی کے پیغامات بھی بھجوائے۔

تحریک آزادی ساؤتومے کے ہیرو O Rei Amador کے یوم شہادت پر سائیکل ریلی میں خدام الاحمدیہ کی شمولیت۔

امسال وقارعمل کا مقصد سال نو کے آغاز پر لوگ شہر میں جو کوڑا کرکٹ پھینک جاتے ہیں اس کی صفائی کر کے اپنے ملک کو خوبصورت بنانا تھا۔ خدام الاحمدیہ کی چار ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔شہر کے مختلف مقامات پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہوا ان جگہوں کی صفائی کی گئی۔

اس وقارعمل کے علاوہ بھی جنوری کے پہلے ہفتے میں جماعت نے مختلف شہروں میں چار وقارعمل کیے۔ ان میں کئی اور ملکی تنظیموں نے بھی حصہ لیا۔

مورخہ 4 جنوری کو تحریک آزادی ساؤتومے کے ہیرو Rei Amador کی شہادت کا دن قومی اعزاز کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ وزیراعظم اور صدرمملکت ان کے مجسمات پر پھول چڑھاتے ہیں۔ اس دن کی مناسبت سے گورنمنٹ نے ایک سائیکل ریلی کا انعقاد کیا۔ اس سائیکل ریلی میں 80 سائیکل سوار شامل ہوئے۔ اس ریلی میں جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے 30خدام اور اطفال شامل ہوئے۔ تمام شاملین ریلی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔ اس پروگرام کی نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا پر کوریج دی گئی۔ سیاسی و سماجی حلقوں نے بڑی حوصلہ افزائی کی۔

نئے سال کے کارڈز

ملک کے تمام اداروں، پولیس، آرمی، وزارت خانوں، غیرملکی سفارت خانوں، مذہبی گرجا گھروں میں نئے سال کی نیک تمناؤں کے کارڈز اور جماعت کے کیلنڈر بھجوائے گئے۔ اس دوران کئی سفیروں، ممبرز پارلیمنٹ، میئرز، وزیر قانون، وزیر سوشل ورک و فیملیز، وزیرسیاحت، وزیر کھیل، وزیر صحت، وزیرتعلیم، فنانس منسٹر، صدر مملکت اور وزیراعظم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نیا سال پوری دنیا اور جماعت احمدیہ اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے بہت بہت مبارک فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

- مکرم آصف بلوچ ۔ یوکے سے یہ اعلان بھجواتے ہیں:

مکرم فضل الرحمن رشید آف جھنگ ابن مولانا عبدالرحمن مبشر آف ڈیرہ غازی خان 15 جنوری 2022ء بروز ہفتہ مختصر علالت کے بعد بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 74سال لیورپول۔ یوکے میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ 1947ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے۔تقریباً 1 ماہ قبل اپنے بچوں کے پاس یوکے آئے تھے۔مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ کی نماز جنازہ 18 جنوری بروز منگل بعد نماز مغرب دارالامان مسجد مانچسٹر میں مکرم محمد احمد خورشید (مربی سلسلہ) نے پڑھائی اور بعد ازاں تدفین کے لئے میت کو مرکز احمدیت لے جایا گیا۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد خالد (مربی سلسلہ) نے دعا کروائی۔ آپ حضرت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسنؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نواسے تھے۔ انتہائی دعا گو، پابندصوم وصلوٰۃ، مہمان نواز، ملنسار اور دوسروں کی بے لوث مدد کرنے والے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ آپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں متعدد بار شرکت کرنے کی توفیق ملی اور حضور انور سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم خاور رشید نائب صدر لیورپول اور عامر رشید صاحب حال مقیم جرمنی اور ایک بیٹی ڈاکٹر صائمہ رشید صاحبہ اہلیہ عرفان احمد صاحب جنہیں بحیثیت صدر لجنہ لیورپول خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسیاں، یادگار چھوڑی ہیں۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے آمین۔

ادارہ الفضل کی جانب سے تعزیت قبول کریں ۔

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعلان ولادت

- **مکرم طاہر احمد ۔کینیڈا سے یہ اعلان بھجواتے ہیں:**

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 16 جنوری 2022ء کو خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل کرتے ہوئے بچی کا نام ’’عروفہ طاہر‘‘ تجویز کیا ہے۔

بچی مکرم چوہدری جاوید احمد بسمل عمر کوٹ وکارکن تحریک جدید کی پوتی، مکرم چوہدری غلام احمد ونگ مرحوم)واقف زندگی) کی پڑپوتی اور مکرم رانا حنیف احمد (اسیران راہ مولی) کی نواسی ہے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، صالحہ، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃالعین بنائے (آمین)

- **مکرمہ ثمینہ جاوید اہلیہ مکرم صوفی جاوید اقبال شاہد (مرحوم) ملائیشیا سے یہ اعلان بھجواتی ہیں:**

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ناصر احمد جاوید (وقف نو) اور بہو عزیزہ فرح ناز بنت مکرم اعظم احمد (انچارج روٹی پلانٹ، جلسہ سالانہ قادیان) کو مورخہ 13 جنوری 2022ء کو پہلی بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ الحمدللہ۔

پیارے آقا نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ’’زویا جاوید‘‘ تجویز کیا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظوری بھی ارسال فرمائی ہے۔عزیزم ناصر احمد جاوید، مکرم ڈاکٹر صوفی علی محمد (سابق معلم) کے پوتے ہیں اور عزیزہ فرح ناز، مکرم نذیر احمد (درویش نمبر 8 قادیان) ابن بابا نور محمد صاحب باورچی خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی ہیں۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے، نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔آمین ثم آمین۔

ادارہ کی جانب سے مبارکباد قبول کریں۔

فقہی کارنر

پاک چیزیں حلال ہیں

فرمایا:

جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہوگیا تو وہ منع ہوگیا۔اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔

(بدر 31/اکتوبر 1907ء صفحہ 8)

(داؤد احمد عابد ۔استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیرمعمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’باب الصدقہ‘‘ ہے جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

چھ حقوق

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

1. جب ملاقات کرے تو سلام کرے۔
2. جب دعوت دے تو قبول کرے۔
3. چھینک آئے تو اس کے جواب میں کہے یَرْحَمُکُمُ اللّٰہ۔
4. بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔
5. فوت ہو جائے تو اس کے نماز جنازہ میں شرکت کرے۔
6. اگر خیر خواہی کا متقاضی ہے تو اس کی خیر خواہی کرے۔

مرسلہ: محمد عمر تما پوری، انڈیا

طلوع وغروب آفتاب

02فروری 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	18:11
مدینہ منورہ	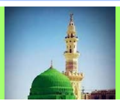	05:43	18:08
قادیان		05:58	18:03
ربوہ		05:38	17:43
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:09	16:55